



ہمیں اپنی سچائی کے معیاروں کو پرکھنے کی ضرورت ہے، اگر ہم چاہتے ہیں کہ رحمان خدا کے بندے بنیں اور ایمان میں بڑھیں تو پھر جھوٹ سے بچنا ہو گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 16 جون 2017ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ متقی انسان اس وقت بنتا ہے جب اس میں تمام خلق موجود ہوں۔ پس مومن کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ تمام اخلاق کو اپنائے، تب ہی وہ اعلیٰ خلق اُس میں پیدا ہو سکتے ہیں جو ایک متقی کیلئے ضروری ہیں۔ لیکن بعض خلق کی باتیں ایسی ہیں جو اگر ایک مومن میں نہیں تو پھر اسکے ایمان کا معیار بھی محل نظر ہو جاتا ہے۔ ان میں سے سب سے اہم بات جھوٹ سے بچنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”پس تم بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو“۔ پس بتوں کی پرستش اور جھوٹ کو ملا کر واضح کر دیا کہ اگر تمہارے اندر سچائی اور سچی بات کہنے کی عادت نہیں تو یہ ایسا ہی بڑا گناہ ہے جیسے بتوں کو پوجنا۔ پس یہ بہت بڑی اور کھلی اور واضح دارنگ ہے ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو کہ اگر مومن ہو تو سچائی کے اعلیٰ معیار بھی اپنانے ہوں گے ورنہ اپنے ایمان کی فکر کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں بڑے درد کا اظہار کیا ہے جو ہر احمدی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے تقویٰ کی طرف بڑھنے والے ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے دروغ گوئی کو بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے، سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ پس پاک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جھوٹ اور ہر قسم کے شرک سے انسان بچے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دنیا داروں کی تو یہ حالت ہے کہ ہر معاملے میں چھوٹی چھوٹی بات میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے جھوٹ ہیں، کسی کی گائیڈنس صحیح نہیں کرنی تو اس میں جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا ہے کسی کو اس کے لئے جھوٹ بولتے ہیں، اپنی کمزوریاں چھپانے کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اپنے بارے میں غلط تاثر قائم کروانے کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اپنی خود پسندی کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ بڑے جھوٹوں میں ذکر کیا گیا کہ خاندان اور بیوی اپنے تعلقات سے جو اُن کے غیروں سے ہوتے ہیں، اُن کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر جب جھوٹ کا پول کھلتا ہے تو لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں، پھر علیحدگیاں اور طلاقوں تک نوبت آ جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ہمارے ہاں بھی اگر جائزہ لیں تو طلاق اور خلع کی نوبت اس لئے آتی ہے کہ جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے جبکہ اسی بنیادی نفسیات کو سمجھتے ہوئے ہمیں نکاح کے خطبے میں جن آیات کی تلاوت کرنے کا کہا گیا ہے اس میں بھی شامل ہے کہ ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف اور سیدھی بات کیا کرو“۔ اور پھر آگے یہ کہ ”اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا“۔ فرمایا جب آزادی کے نام پر پردے ختم ہوتے ہیں تو پھر شکوے پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح پھر بد اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ پھر جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے ایک سلسلہ چل پڑتا ہو جو نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔

فرمایا: بہر حال اللہ تعالیٰ نے یہاں میاں بیوی کے تعلق میں اس حد تک سچائی کی بات کی ہے کہ کوئی ایچ پیچ نہ ہو، سچائی کا اعلیٰ ترین معیار ہو اور اس سے جہاں تمہارے تعلقات خوشگوار رہیں گے وہاں تمہارے بچے بھی بہت سے مسائل سے بچیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بھی معاف کرے گا اور بڑی کامیابیاں بھی عطا کرے گا۔ پس یہ خوبصورت حکم ہے اسلام کا لیکن اس کے باوجود جو قول سدید سے کام نہیں لیتے، ان سے زیادہ بد قسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ پس ہمیں اپنی سچائی کے معیاروں کو پرکھنے کی ضرورت ہے، ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہماری سچائی کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ نا انصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کرو اور سچی گواہی دو۔ فرمایا جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ پس سچائی کے یہ معیار ہیں جو ایک مومن کے لئے ضروری ہیں۔ بیشک انصاف کا بھی معیار ہے لیکن انصاف قائم نہیں ہوتا اُس وقت تک جب تک سچائی نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا، یہ بہت مشکل اور فقط جو اں مردوں کا کام ہے۔ پس ایک مومن کی سچائی کا معیار یہ ہو کہ ایک دشمن کو بھی نقصان پہنچانے کے لئے بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ جب دشمن سے سچائی کے یہ معیار ہوں گے تو پھر آپس کے تعلقات میں بھی سچائی کے معیار بڑھنے کی وجہ سے محبت کے معیار بھی بڑھیں گے اور محبت میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق دے بلکہ سچائی سے بڑھ کے آگے قول سدید پر قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا پھر ایک اہم نیکی جو مومن کا خلق ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے وہ عاجزی اور تکبر سے دوری ہے۔ تکبر کرنے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اور نخوت سے انسانوں کے لئے اپنے گالوں کو نہ پھلاؤ اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھرا کرو اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے اور فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دُور نہ ہو یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے، نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہی باتوں سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہیں کرے گا اُس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کی سنت کے بتائے ہوئے طریق پر چلتے ہوئے تمام برائیوں سے بچنے اور تمام اعلیٰ اخلاق کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری سچائیوں کے بھی وہ معیار ہوں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوں اور ہماری عاجزی کے بھی وہ معیار ہوں جو خدا تعالیٰ کو پسند آئیں، ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ایسے افراد بنیں جیسا کہ وہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ آمین

ضروری اعلان: احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نماز عید سے قبل صدقۃ الفطر (فطرانہ) جس کی شرح 3 یورونی کس مقرر کی گئی ہے اور عید فنڈ جس کی شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے 10 یورو ہے، لازمی ادا کریں۔ نیز مورخہ 25 جون بروز اتوار جرمنی کے وقت کے مطابق 13:30 پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز درس القرآن دیں گے جو MTA پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس عالمی درس القرآن سے مستفیض ہوں اور دعائیں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں کی گئی ہماری عبادت کو قبول فرمائے اور ہمارے گناہ بخشے ہوئے ہم پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرے اور ہم حقیقی رنگ میں عباد الرحمن بن جائیں۔ آمین



## Also ein Gläubiger sollte versuchen alle moralischen Qualitäten in sich zu entwickeln um dann zu *taqwa* zu gelangen

von Hadhrat Khalifatul Massih V. (Möge Allah sein Helfer sein)

vom 16. Juni 2017 in Bait-ul-Futuh London

Hadhrat Massih-e-Maud<sup>as</sup> sagte, dass ein Mensch dann *taqwa* (Gottesfurcht) erlangt, wenn er alle guten moralischen Qualitäten besitzt. Also ein Gläubiger sollte versuchen alle moralischen Qualitäten in sich zu entwickeln um dann zu *taqwa* zu gelangen. Es gibt einige Aspekte von Moral, wenn diese nicht eingehalten werden, dann ist das Niveau des Glaubens fragwürdig. Der wichtigste Aspekt ist das Vermeiden von Lügen. Im Quran sagt Allah: „*Meidet darum den Gräuel der Götzen und meidet das Wort der Lüge*“. In diesem Vers wird das Lügen mit Götzenanbetung erwähnt. Das zeigt, dass die Gewohnheit der Lüge eine so große Sünde ist, wie Götzen Gott gleich zu stellen. Das ist eine sehr klare und offene Warnung. Ein Gläubiger sollte höchste Stufen der Wahrheit entwickeln, andernfalls sollte er sich Sorgen um seinen Glauben machen. Hadhrat Massih-e-Maud<sup>as</sup> hat seine große Trauer darüber geäußert. Jeder Ahmadi sollte diesen Punkt jederzeit bedenken, damit wir unseren Glauben stärken und *taqwa* entwickeln können. Er<sup>as</sup> sagte, dass Allah das Lügen und Götzenanbetung auf eine Stufe gestellt hat. Lügen ist also auch eine Art Götzen. Wer diesem Götzen vertraut, vertraut nicht mehr Gott. Das Lügen führt dazu, dass man Gott verliert. Um Reinheit zu erlangen, ist es notwendig, dass man sich von Lügen und jede Art von Götzenanbetung schützt. Hadhur<sup>atba</sup> sagte, dass die weltlichorientierten Menschen bei Kleinigkeiten lügen. Es gibt verschiedene Arten von Lügen. Beispielsweise wird gelogen, wenn man betrügen möchte, wenn man seine Schwächen verbergen möchte, wenn man jemanden beeindrucken möchte oder sein Ego befriedigen möchte. Zu den großen Lügen wurde die Lüge in einer Beziehung zwischen Ehepaaren genannt. Um die Fremdgeh-Affären zu verbergen, wird gelogen. Und wenn dann die Wahrheit ans Licht kommt, beginnen die Streitigkeiten, die zu Trennung und Scheidung führen können. Hadhur<sup>atba</sup> sagte, dass wenn wir unseren Zustand prüfen, so sehen wir, dass es zu den Scheidungen kommt, weil gelogen wird. Und das obwohl in dem Khutba zum Nikah die Verse rezitierte werden in denen es heißt: „*O die ihr glaubt! fürchtet Allah, und redet das rechte Wort.*“ Dann heißt es weiter „*Er wird eure Werke recht machen für euch und euch eure Sünden vergeben*“. Wenn im Namen der Freiheit das Pardahgebot nicht mehr eingehalten wird, dann entstehen Vorwürfe und das Vertrauen geht verloren. Dann muss man sich auf Lügen stützen und das geht immer so weiter. Allah hat hier den Ehemännern und Ehefrauen erklärt, dass sie in der Ehe höchste Stufen der Wahrheit entwickeln sollen. Dadurch wird man nicht nur eine liebevolle Beziehung miteinander haben, sondern auch die Kinder werden vor vielen Schwierigkeiten bewahrt. Allah wird euch eure Sünden vergeben und ihr werdet großen Erfolg erlangen. Dieses schöne Gebot lehrt uns der Islam. Wie unglücklich ist derjenige, der dieses Gebot nicht befolgt. Also wir sollten prüfen, welches Niveau der Wahrheit wir erreicht haben. Welches Niveau sollten wir erreichen? Dazu sagte Hadhrat Massih-e-Maud<sup>as</sup>: Es ist aktuell nicht notwendig euch aufzufordern nicht zu töten, denn außer einem extrem morallosen und zivilisierten Menschen würde keiner morden. Doch ich sage euch, dass ihr nicht auf Unrecht beharrt und dafür die Wahrheit opfert. Nehmt die Wahrheit an und macht wahre Zeugenaussagen. Alle Dinge die

euch von der Richtung der Wahrheit abhalten, sind Götzen auf eurem Weg. Macht eine wahre Zeugenaussage auch wenn sie gegen eure Väter, Brüder oder Freunde gerichtet ist. Das ist das Niveau der Wahrheit, das ein Gläubiger erlangen sollte. Sicherlich hat auch Gerechtigkeit einen hohen Stellenwert, doch Gerechtigkeit kann solange nicht etabliert werden, solange nicht Wahrheit existiert. Hadhrat Massih-e-Maud<sup>as</sup> sagte: Ich sage euch wahrhaftig, dass es einfach ist mit dem Gegner mit höflich umzugehen, doch die Rechte des Gegners zu erfüllen und in Prozessen nicht ungerecht zu handeln ist sehr schwierig und die Aufgabe von starken und mutigen Männern. Also das Niveau eines Gläubigen sollte sein, dass er nicht einmal lügt, um seinen Gegnern Schaden zu zufügen. Wenn das Niveau der Wahrheit den Gegnern gegenüber so hoch ist, dann werden wir auch sicherlich untereinander in unseren Beziehungen die Wahrheit sprechen. Das wird dazu führen, dass die Liebe sich vermehrt, denn in der Liebe kann es keine Lüge geben. Möge Allah uns alle befähigen diese Punkte zu verstehen und nicht nur die Wahrheit zu sprechen, sondern das rechte Wort zu sprechen.

Eine weitere moralische Eigenschaft, die ein Gläubiger besitzen sollte und die zum Wohlgefallen Allahs führt ist, Demut statt Hochmut. Über Hochmütige sagt Allah: *„Und weise deine Wange nicht verächtlich den Menschen und wandle nicht hochmütig auf Erden; denn Allah liebt keine eingebildeten Prahler.“* Hadhrat Massih-e-Maud<sup>as</sup> sagte: Merkt euch, dass Hochmut von Satan kommt und zum Satan macht. Solange ein Mensch sich nicht davon distanziert, kann er nicht die Wahrheit annehmen und zum Empfänger von Allahs Visionen werden. Es sollte keine Form von Hochmut gezeigt werden. Sei es wenn es ums Wissen geht, sei es das Vermögen, sei es das Ansehen, sei der Familienstamm oder der Rang. Meistens zeigt der Mensch stolz in diesen Dingen. Solange der Mensch sich nicht von diesem Hochmut reinigt, kann er nicht zu den Geliebten Allahs gezählt werden. Möge Allah uns befähigen, der Sunna des Heiligen Propheten Mohammad<sup>saw</sup> zu folgen und sich damit vor allen schlechten Dingen zu schützen und hohe moralische Qualitäten zu entwickeln. Das Niveau der Wahrheit sollte so hoch sein, dass wir Allahs Wohlgefallen erlangen und unsere Demut sollte ein solches Niveau erreichen, dass es Allah gefällt. Möge Allah uns befähigen, den Erwartungen von Hadhrat Massih-e-Maud<sup>as</sup> gerecht zu werden. Amin.

Wichtige Bekanntmachung:

Die Jamaatmitglieder werden gebeten vor dem Eid Namaz das Sadqatul Fitr (Fitrana), welches 3 Euro pro Person beträgt und Eid Fund, welches 10 Euro pro Person mit eigenem Einkommen beträgt zu entrichten. Am Sonntag den 25. Juni wird um 13:30 Uhr das Darsul Quran von Hadhrat Khalifatul Massih<sup>atba</sup> über MTA live übertragen. Alle Jamaatmitglieder sollten von diesem wissensreichen Dars ul Quran profitieren. Möge Allah unsere Gottesdienste im Monat Ramadhan annehmen, unsere Sünden vergeben und uns seine unendliche Gnade erweisen, damit wir zu seinen wahren Dienern werden. Amin